جناب مولانا عزیز زبیدی منڈی وار برٹن

الاستفسار

ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ :

۱ - نمازِ جنازہ میں کونسی دعاء پڑھنی چاہیئے ، لمبی اور مختصر دونوں تحریر فرمائیں ، کیا ان کے علاوہ بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے ؟

۲ - نمازِ جنازہ کے بعد اگر دعا مانگنا بدعت ہے تو کیا اس کے دفن کرنے کے بعد جائز ہے ؟

۳ - خاتمہ بالخیر کیلئے کونسا عمل یا دعا مفید رہے گی ؟

۴ - وہ کون لوگ ہیں جن کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے ؟ (مختصراً)

الجواب :

مختلف اوقات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف دعائیں نمازِ جنازہ میں پڑھی ہیں ، ان میں سے کسی ایک پر اکتفاء کیا جائے تو اسے بھی مختصر تصور کیا جاسکتا ہے ، اگر وہ سب یا چند ایک ملا کر پڑھی جائیں تو اسے لمبی دعا کہہ لیجئے ! ویسے بھی کچھ مختصر ہیں اور کچھ لمبی ، جنہیں ہم ذیل میں درج کئے دیتے ہیں ـــــ اگر الحاح و زاری کے ساتھ یہ سب دعائیں ملا کر پڑھ دی جائیں تو یہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں یا اس کے درجے بلند کر دیں ـــــ وما ذالک علی اللہ بعزیز !

(۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ

دَارًا وَ اَهْلاً خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ "

(مسلم کتاب الجنائز... وَفِی رِوَايَةٍ لَّهُمْ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ والنسائی و ابن ماجہ عن عوف بن مالک)

امام بخاری اور تمام حفاظ حدیث (محدثین) مندرجہ بالا دعا کو جنازہ کی دوسری دعاؤں سے زیادہ صحیح تصور کرتے ہیں:

"قال البخاری وسائر الحفاظ: اصح دعاء الجنازة، حديث عوف بن مالك فی صحيح مسلم" (روضة الطالبين للامام النووی ص ۱۳۶ ج ۲)

امام ابن حزم (ف ۴۵۶ھ / ۱۰۶۴ء) فرماتے ہیں کہ یہ دعا ہمیں سب سے زیادہ پسند ہے:

" واحب الدعاء الينا على الجنازة هو ما حدثنا ... عن عوف بن مالك الاشجعی الحديث (محلی ص ۱۳۶ / ۵)

۲- "اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ "

(موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان ص ۱۹۲ باب الدعاء للميت والصلاة عليه وقال الهيثمی رواه ابو يعلى ورجاله رجال الصحيح مجمع الزوائد ص ۳۳ / ۳)

۳- "اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ " (مستدرک حاکم عن ابن عباس ص ۳۵۹ / ۱ فيه شرحبيل وهو ضعيف)

۴- "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهٗ خَلَقْتَهٗ، وَرَزَقْتَهٗ، وَاَحْيَيْتَهٗ، وَكَفَيْتَهٗ، فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ " رواه

البزار عن ابی سعید موقوفا ورجاله رجال الصحیح خلا شیخ البزار مجمع الزوائد ص۳۳ ج۳ ورواه ابن ابی شیبة ص۲۹۳ ج۳ ایضا وفیه زید العمی وهو ضعیف)

۵- "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ" (رواه الطبرانی وفیه ثم کبر الرابعة فدعا للمؤمنین والمؤمنات ثم سلم وفیه الہجری وهو ضعیف، مجمع الزوائد ص۳۲ ج۳)

۶- جب عورت ہو تو یہ پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلَانِيَتَهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا" (رواه ابن ابی شیبة ص۲۹۲ ج۳ عن ابی هریرة وسنده صحیح وابوداؤد ص۲۱ ج۲ باختلاف یسیر والنسائی والمستغفری فی الدعوات عن علی، عون المعبود ص۱۹۶ ج۳)

۷- "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ" (رواه ابوداؤد ص۲۱ ج۲ والبزار باختلاف یسیر وتقدیم وتاخیر ولکن فی روایته محمد بن یعلی وفیه کلام وابن ابی شیبة ص۲۹۲ ج۳ وعبدالرزاق مرسلا ایضا ص۴۸۶ ج۳ وابن ماجة ص۱۰۹ ج۱ والمنتقی لابن الجارود ص۱۹۰ مختصرا وابن حبان ص۱۹۳ وفی الحصن الحصین رمز ص۱۵۳ فخرجه د ت س ا حب مس الا رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی واحمد وابن حبان والمستدرک عن ابی هریرة واحمد وابویعلی والبیهقی وسعید بن منصور فی سننه عن قتادة وقال ابن قدامة فی المحرر ص۹۱ ... والنسائی فی الیوم واللیلة وقال البخاری فی حدیث ابی هریرة: هذا غیر محفوظ واصح شیء فی هذا الباب حدیث عوف بن مالک وقد روی هذا الحدیث مرفوعا علی عبدالله بن سلام ولکن قال الترمذی: سمعت محمدا یقول

اصح الروایات فی ھذا الحدیث یحیٰی بن ابی کثیر عن ابی ابراھیم الاشھلی عن ابیہ صـ۱۲۲ وما قال غیر محفوظ وھو روایۃ عکرمۃ بن عمار کما قال الترمذی صـ۱۲۲ کما رویٰ ابن ابی شیبۃ صـ۲۹۳ وقال صاحب تیسیر الفتاح الودود فی تخریج المنتقیٰ لابن الجارود صـ۱۹۰ ر واہ ایضا احمد والستۃ بالفاظ مختلفۃ والمعنی واحد)

۸۔ "اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَاَعِذْہُ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ" (رواہ ابن حبان من واثلۃ صـ۱۹۳، ابوداؤد صـ۲/۱ ، ابن ماجہ صـ۱۰۹ رجال ثقات ان شاء اللہ)

۹ "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَحْیَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ فَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ" (رواہ الطبرانی عن الحارث کما فی عمدۃ القاری واسد الغابۃ ۔ عون المعبود صـ۱۹۲/۳)

۱۰ ۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ ۔ ۔ ۔ والباقی کما فی حدیث عوف بن مالک الاشجعی (رواہ ابوداؤد الطیالسی مع منحۃ المعبود صـ۱۶۴ فیہ ابوبکر بن ابی مریم وھو ضعیف وتابعہ عصمۃ بن راشد صـ۱۶۵ وابن ماجہ صـ۱۰۹ ولکن ھو مجھول ، تقریب صـ۳۶۰)

۱۱ ۔ "اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ خَرَجَ مُھَاجِرًا فِیْ سَبِیْلِکَ فَقُتِلَ شَھِیْدًا اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ذٰلِکَ" (رواہ النسائی باب الصلوٰۃ علی الشھید صـ۲۰۰)

یہ شہید کی نماز جنازہ کی دعا ہے ۔

۱۲ ۔ "اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ مَاضٍ فِیْہِ حُکْمُکَ وَلَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَذْکُوْرًا زَارَکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَزُوْرٍ اَللّٰھُمَّ لَقِّنْہُ حُجَّتَہٗ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ وَنَوِّرْلَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَوَسِّعْ عَلَیْہِ فِیْ مُدْخَلِہٖ وَثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فَاِنَّہٗ افْتَقَرَ اِلَیْکَ وَاسْتَغْنَیْتَ عَنْہُ وَکَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا

بَعْدَهٗ" (رواه المستغفری فی الدعوات کذا فی عمدة القاری، عون المعبود ص ۱۹۶/۳ وقال: والحدیث ینظر فی اسناده، عون المعبود ص ۱۹۶/۳)

۱۳۔ اگر بچہ ہو تو یہ پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ سَلَفًا وَّاجْعَلْ لَهُمَا نُوْرًا وَّسَبَقًا وَّاَعْقِبْ وَالِدَيْهِ الْجَنَّةَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" (رواه المستغفری فی الدعوات عن علی کذا فی عمدة القاری، عون المعبود ص ۱۹۶/۳ وقال: ینظر فی اسناده والغالب فیه الضعف)

۱۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ عِبَادُكَ، اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ مَعَادُنَا! (رواه البغوی وابن منده والدیلمی عن ابی حاضرؓ، بہار شریعت ص ۱۵۲/۴)

۱۵۔ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ" (رواه البغوی عن ابراهیم الاشهلی عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بہار شریعت ص ۱۵۲/۴)

غیر مرفوع آثار:۔

مندرجہ بالا وہ دعائیں ہیں جو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں، راقم الحروف کے نزدیک کوئی نمازِ جنازہ ان ماثورہ دعاؤں سے بالکلیہ خالی نہیں ہونی چاہیئے۔ باقی رہیں دوسری دعائیں، سو اگر کوئی مزید پڑھنا چاہے تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے، حضورؐ سے اس کی اجازت ہے اور بعد کے آثار سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے اور دعا ممنوع نہیں ہے۔

۱۔ حضرت ابوبکرؓ نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ اَسْلَمَهُ الْاَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيْرَةُ وَالذَّنْبُ عَظِيْمٌ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" (رواه ابن ابی شیبة عن ابی مالک ص ۲۹۲/۳)

۲ - حضرت عمرؓ سے یہ منقول ہے :

"اَللّٰھُمَّ اَصْبَحَ (اَوْ قَالَ اَمْسٰی) عَبْدُكَ فُلَانٌ قَدْ تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَتَرَكَهَا لِاَھْلِهَا وَاسْتَغْنَیْتَ عَنْهُ وَكَانَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاغْفِرْ لَهٗ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔" (رواہ عبد الرزاق عن سعید بن المسیب ص ۴۸۸/۳ وابن ابی شیبۃ ص ۲۹۲/۳)

۳ - حضرت علیؓ سے یہ دعا مروی ہے :

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَحْیَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوْبَنَا عَلٰی قُلُوْبِ اَخْیَارِنَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰھُمَّ ارْجِعْهُ اِلٰی خَیْرٍ مِّمَّا كَانَ فِیْهِ اَللّٰھُمَّ عَفْوَكَ ۔" (رواہ ابن ابی شیبۃ ص ۲۹۲-۲۹۳/۳ وعبد الرزاق ص ۴۸۹/۳)

۴ - حضرت الدرداءؓ یہ پڑھتے تھے :

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَحْیَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰی قُلُوْبِ اَخْیَارِهِمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ذَنْبَهٗ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاجْعَلْ كِتَابَهٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ۔" (رواہ ابن ابی شیبۃ عن غیلان ص ۲۹۳/۳)

۵ - حضرت ابن مسعودؓ نہایت الحاح وزاری کے ساتھ یہ دعا پڑھتے تھے :

"اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَنْتَ خَلَقْتَهٗ وَاَنْتَ هَدَیْتَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهٗ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرِیْرَتِهٖ وَعَلَانِیَتِهٖ جِئْنَا شُفَعَاءَ لَهٗ ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَجِیْرُ بِحَبْلِ جِوَارِكَ لَهٗ فَاِنَّكَ ذُوْ وَفَاءٍ وَذُوْ رَحْمَةٍ اَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ

مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ سَیِّئَاتِہٖ اَللّٰھُمَّ
نَوِّرْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ ——— آخری تکبیر کے بعد پھر یہ کہتے
——— اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ
بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی اَسْلَافِنَا وَاَفْرَاطِنَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ" (رواہ
ابو ذر الہروی عن ابراہیم النخعی کذا فی جلاء الافہام ص ۳۰۲
وفیہ رجل لم یسمّ)

۶- حضرت ابن عمرؓ سے یہ دعا مروی ہے، راوی کہتا ہے کہ لمبا قیام تھا مگر میں
اتنی دعا پا سکا ہوں:
"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ وَاغْفِرْ لَہٗ وَاَوْرِدْہُ حَوْضَ رَسُوْلِکَ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" (رواہ ابن ابی شیبۃ عن نافع ص ۲۹۴/۳
وعبد الرزاق ص ۴۸۸/۳)

۷- حضرت زیدؓ بن ثابت یہ دعا پڑھتے تھے:
"اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَحْیَیْتَہٗ مَا شِئْتَ وَقَبَضْتَہٗ
حِیْنَ شِئْتَ وَتَبْعَثُہٗ اِذَا شِئْتَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّہٖ
وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ" الآیۃ
(رواہ عبد الرزاق عن عطاء بن یسار ص ۴۹۲/۳)

۸- حضرت ابو موسیٰؓ یہ دعا پڑھتے تھے:
"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ کَمَا اسْتَغْفَرَکَ وَاَعْطِہٖ مَا سَاَلَکَ وَزِدْہُ مِنْ
فَضْلِکَ" (رواہ ابن ابی شیبۃ ص ۲۹۳/۳ وفیہ من لم یسمّ)

۹- حضرت حبیبؓ بن مسلمہ یہ دعا پڑھتے تھے:
"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذِہِ النَّفْسِ الْحَنِیْفِیَّۃِ الْمُسْلِمَۃِ وَاجْعَلْھَا
مِنَ الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھَا عَذَابَ الْجَحِیْمِ"

(رواہ ابن ابی شیبۃ عن شرجیل ص۲۹۸)

۱۰۔ حضرت ابوہریرۃ رض ایک تو وہ دعا پڑھتے جو نمبر ۲ میں مذکور ہے (القریبا) (رواہ مالک فی موطا ص۲۰۹ وموطا محمد ص۱۳۱) اگر بچے کا جنازہ ہوتا تو یہ بھی پڑھتے

"اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" (رواہ مالک فی الموطا ص۲۰۹)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رض اگر بچے کا جنازہ ہوتا تو یہ پڑھتے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مَوْعِدًا، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ" (رواہ عبد الرزاق عن ابی الحویرث ص۲/۹۳)

۱۲۔ حضرت امام ابن حزم فرماتے ہیں کہ بچے کی نماز جنازہ پر یہ دعا پڑھی جائے:

"اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ" ۔ ۔ ۔ للاثر المذی صح ان الصغار مع ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم فی روضۃ خضراء" (محلی ابن حزم ص۱۳۰/۵)

۱۳۔ امام عینی نے بعض بزرگوں سے یہ دعا نقل کی ہے یعنی بچے کے ساتھ اس کے والدین کو بھی دعا میں شریک کیا جائے:

"اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَعْظِمْ بِهِ اُجُوْرَهُمَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فِيْ كَفَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَاَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِسَلَفِنَا وَفَرَطِنَا وَمَنْ سَبَقَنَا بِالْاِيْمَانِ" کذا قال العینی فی شرح الہدایۃ (عون المعبود ص۲/۱۹۷)

جواب، سوال نمبر ۲:

نماز جنازہ بجائے خود دعا ہے جس قدر جی چاہے، اس میں خدا تعالیٰ سے دعائیں کیجئے کیونکہ وہ قبولیت سے قریب تر صورت ہے۔ بعد میں حکم ہوتا ہے کہ اسے جلد از جلد لے جاؤ:

"اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ" (بخاری ص۱۷۶/۱، ابوداؤد ص۲/۹۳، والنسائی ص۲۷۰/۱ والترمذی ص۱۲۰/۱ و ابن ماجہ ص ومسلم ص)

بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد ہے کہ معمول سے کچھ زیادہ تیز چلو، مگر یہ

معنے صحیح نہیں ہیں کیونکہ جب صحابہؓ نے ایسا کیا تو حضورؐ نے انہیں روک دیا تھا اور فرمایا تھا کہ وقار کے ساتھ چلو :

"اندسای جنازۃ یسرعون بہا قال لتکن علیکم السکینۃ" (ابن ماجۃ صـ۱۱۱ وفیہ لیث وھو ضعیف ولکن قال الدار قطنی: انما انکروا علیہ الجمع بین عطاء وطاؤس ومجاھد حسب (میزان الاعتدال صـ۴۲/۳) وفی صحیح مسلم ترونا باآخر وفی التنقیح ان الدار قطنی امر البرقانی باخراج حدیثہ فی صحیحہ (تقعیب التھذیب صـ۴۳۲)

اس روایت کی تائید ایک اور حدیث سے بھی ہوتی ہے :

"قال ابو موسی الاشعری مر علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجنازۃ وھی تمخض المخض فقال علیکم بالقصد فی جنائزکم" (رواہ ابن ابی شیبۃ صـ۲۸۱/۳) "قال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات احدکم فلا تحبسوہ واسرعوا بہ الی قبرہ" (رواہ الطبرانی باسناد حسن، فتح الباری صـ۱۸۴/۳)

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ : اسراع سے اصل مراد اسے لیجانے میں جلدی کرنا ہے باقی رہا تیز چلنا، سو وہ ضمناً آسکتا ہے بشرطیکہ با وقار ہو — ہاں ایک روایت میں : . . .

"یکاد ان یرمل بالجنازۃ" (ابن ابی شیبۃ صـ۲۸۱/۳) . . . بھی آیا ہے۔

لیکن اس میں ہشیم ہے جو سخت قسم کا مدلس ہے اور یہاں "عن" سے روایت کیا ہے۔ اس لئے دعا کیلئے جنازہ کے بعد بیٹھنا تحصیلِ حاصل اور بے محل ہے اور اس "جلدی" کی روح کے خلاف ہے جو حدیث میں مذکور ہے۔

اور اگر فرض کیجئے یہ بات بھی نہیں ہے تو بھی یہ واقعہ ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد یہ "عوامی دعا" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہے باوجودیکہ داعیہ موجود تھا۔

باقی رہا دفن کرنے کے بعد دعا کرنا، سو اس کا حدیث میں حکم آیا ہے :

"استغفروا لاخیکم وسلوا لہ بالتثبیت فانہ الآن یُسئل"

(رواہ ابوداؤد صـ۱۰۳/۲ عن عثمان والنسائی صـ۲۸۸/۱ عن ابی ھریرۃ مختصراً)

دفن کرنے کے بعد حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے یہ دعا مروی ہے:

۱۔ "اَللّٰهُمَّ اَجِرْهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَصَعِّدْ رُوْحَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا" (رواہ ابن ماجۃ عن سعید بن المسیب عن ابن عمر ص۱۱۲ وفیہ الکلبی وھو ضعیف)

۲۔ "يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانَةَ .... اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا" (رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن مندۃ عن ابی امامۃ کذا فی شرح الصدر ص۶۹ للسیوطی)

۳۔ "يَا فُلَانُ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (تین بار کہے) يَا فُلَانُ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ وَدِيْنِيَ الْاِسْلَامُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" (رواہ سعید بن منصور عن راشد بن سعد وضمرۃ بن حبیب وحکیم بن عمیر، شرح الصدر ص۶۹)

۴۔ "اَللّٰهُمَّ اَسْلَمَهٗ اِلَيْكَ الْاَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيْرَةُ وَذَنْبُهٗ عَظِيْمٌ فَاغْفِرْ لَهٗ" (رواہ عبد الرزاق عن عمر بن الخطاب ص۵۰۹/۳) و فی روایۃ ابن ابی شیبۃ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمَهٗ اِلَيْكَ الْمَالُ وَالْاَهْلُ وَالْعَشِيْرَةُ وَالذَّنْبُ الْعَظِيْمُ وَاَنْتَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (ص۳۲۹/۳)

۵۔ "اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَوَلَدُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ لَهٗ فِيْ مُدْخَلِهٖ وَاغْفِرْ لَهٗ ذَنْبَهٗ فَاِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ" (ایضاً ص۵/۳ وابن ابی شیبۃ عن علی ص۳۳۰/۳، ۳۳۱)

۶۔ "اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَافْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوْحِهٖ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ" (رواہ ابن ابی شیبۃ عن انس ص۳۳۰/۳)

۷۔ "اللّٰهُمَّ نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَّفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهِ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ مَنْطِقَهُ وَلَا تَبْتَلِهِ فِي قَبْرِهِ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهُ بِهِ"

(رواہ سعید بن منصور عن ابن مسعود، شرح الصدور ص۲۹)

۸۔ "اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ رُدَّ إِلَيْكَ فَارْأَفْ بِهِ وَارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ وَتَقَبَّلْهُ مِنْكَ بِقَبُولٍ حَسَنٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَضَاعِفْ لَهُ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ" (رواہ ابن ابی شیبۃ عن انس بن مالک ص۳۳/۳)

۹۔ "فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فِي خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ"

(رواہ ابن ابی شیبۃ عن المسیب رابن حزن بن وهب المخزومی ص۳۳/۳)

۱۰۔ "بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صلی اللّٰه تعالیٰ علیہ وسلم وَأَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ" (رواہ ابن ابی شیبۃ ص۳۲۹/۳ عن مجاهد)

۱۱۔ بعد از دفن سر کی جانب کھڑے ہو کر "مُفْلِحُونَ" تک سورہ بقرہ اور "آمَنَ الرَّسُولُ" سے آخر سورہ تک پاؤں کی جانب قرأت کی جائے:

"والیقرأ عند رأسه فاتحۃ البقرۃ وعند رجلیه بخاتمۃ البقرۃ"

(رواہ البیهقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انه موقوف علی ابن عمر ولکن فیه یحیی بن عبد اللّٰه بن ضحاک ضعفه ابو زرعۃ وغیرہ وفی الباب عن عبد الرحمان بن العلاء عند الطبرانی فی الکبیر ایضا باسناد جید۔ تنقیح الرواۃ ص۳۳۲/۱)

جواب سوال نمبر۳: خاتمہ بالخیر کے لئے اقرب الی الیقین جو بات ہے وہ وہی ہو سکتی

ہے جو اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمائی تھی۔ مرض الوفات میں حضرت ابوالدرداءؓ سے ایک شخص نے درخواست کی کہ آپ جاتی دفعہ ہمیں ایک ایسا گر بتا جائیں جس سے ہمیں فائدہ پہنچے اور آپ بھی یاد رہیں، آپؓ نے فرمایا: نماز، زکوٰۃ اور روزے کی پابندی کیجئے اور بےحیائی کے کاموں سے دور رہیئے، جس پر آپ کو بشارت ہے:

"فاقم الصلوٰۃ وادّ زکوٰۃ مالک ان کان لك وصم رمضان واجتنب الفواحش" (رواہ ابن ابی شیبۃ عن غیلان ص ۳۷ ج ۱۳)

غرض یہ تھی کہ: اپنے میں خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ بےحیائی کے کاموں سے بھی بچنے کی عادت ڈالیے، کیونکہ انسان کی زندگی کے جیسے شب و روز ہوتے ہیں انجام پر بھی عموماً وہ اثرانداز ہوتے ہیں، مشہور ہے کہ عادت سر کے ساتھ جاتی ہے۔ اس لئے کوشش کیجئے کہ آپ اللہ کے سچے غلام ہو کر رہیں، اس کی نافرمانی سے بچیں، ان شاء اللہ یہ مبارک رنگ، رنگ لائے گا، ہاں ساتھ ساتھ خاتمہ کی دعا بھی کیا کیجئے، استغفار، درود شریف، مسنون نوافل اور "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم"، کا ورد اور خوفِ آخرت کا احساس خاتمہ بالخیر کیلیے ان شاء اللہ بہت مفید رہیں گے۔

جواب سوال نمبر ۴:

ویسے یقینی طور پر تو نمازِ جنازہ صرف کافر، منافق اور مشرک کی جائز نہیں ہے باقی رہے عملی گناہگار، سو ان کے سلسلہ میں اتنی احتیاط ضرور چاہیئے کہ: عریاں قسم کے جو فاسق و فاجر ہیں، ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے سے ان اکابر کو پرہیز کرنا چاہیئے جن سے نمازِ جنازہ پڑھانے کی لوگ تمنا کرتے ہیں تاکہ عبرت ہو۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل تصریحات اور مزید توضیح ملاحظہ فرمائیں:

منافق کی نمازِ جنازہ:

منافق کی نمازِ جنازہ جائز نہیں ہے:

"وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ"

(بخاری عن عمر بن الخطابؓ ص ۱۸۲ ج ۱ والنسائی ص ۲۷۹ ج ۱ وغیرہ)

گو منافقین کی تعیین اب مشکل ہے تاہم بعض قرائن سے اگر ان کا پتہ چل جائے تو انکی نمازِ جنازہ سے ضرور پرہیز کی جائے، ہمارے نزدیک "منافقت" کا الزام جن پر عاید کیا جاسکتا ہے ان میں وہ "رافضی" ہیں جن کا تقیہ پر ایمان ہے، وہ کمیونسٹ ہیں جو کمیونزم کے داعی ہیں اور وہ سیاسی لوگ جو صرف حصولِ اقتدار یا اپنی کرسی کے تحفظ کے لئے "اسلام اسلام" کی رٹ لگاتے رہتے ہیں مگر اس سے انکی نیت نیک نہیں ہوتی۔ سب اس کی زد میں آسکتے ہیں۔ اور نہیں تو کم از کم اتنا تو ضرور ماننا پڑے گا کہ اس قسم کی قبیح جعل سازی کا مرتکب اس قابل نہیں کہ قابل ذکر حضرات ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔

جو وصیت میں بے انصافی کرے۔

مرتے وقت اپنی وصیت میں اگر کسی نے حقداروں کے حق مارے ہیں تو ان کی نمازِ جنازہ سے بھی پرہیز کیا جائے:

"أن رجلا اعتق ستة مملوكين له عند موته ولم يكن له مال غيرهم فبلغ ذلك النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فغضب من ذلك وقال لقد هممت ان لا اصلى عليه" (رواه النسائی عن عمران بن حصين صـ۲۲۴/۱)

"یہی حکم ان لوگوں کی نمازِ جنازہ کا ہے جو کسی کو اس کے حق سے محروم کرنے کے لئے قتل کر دیتے ہیں، جیسے کہ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے — آج کل مرنے والے عموماً حقوق وراثت یا دوسرے معاشرتی امور میں بدنام حد تک غیر محتاط دنیا سے جا رہے ہیں۔ مگر ان کا نوٹس کوئی نہیں لیتا ورنہ اس کا سدِباب ہو جاتا۔"

مقروض کی نمازِ جنازہ۔

مقروض کی نمازِ جنازہ سے "امامِ قوم" کو احتراز کرنا چاہیئے ہاں باقی عوام پڑھ سکتے ہیں۔ الا یہ کہ کوئی اس کی ذمہ داری لے لے:

"اتى برجل من الانصار ليصلى عليه فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلوا على صاحبكم فان عليه دينا" (النسائی صـ۲۲۵/۱، وفی رواية وعليه دينار ان: صـ۲۲۵/۱)

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ :

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار کر دیا تھا :

"قال رأیتہ ینحر نفسہ بمشقص معہ قال انت رأیتہ؟ قال نعم قال اذا لا اصلی علیہ" (ابوداؤد ص۳۹/۲ والنسائی ص۲۲۵)

آج کل جبلی قسم کے عشاق عموماً ایسا کر لیتے ہیں۔ قتیلِ عاشق کہہ کر ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے اور بڑی دھوم دھام سے ــــ بہرحال بزرگ ہستی، جن سے نمازِ جنازہ پڑھانے کی لوگ خواہش کرتے ہیں، وہ اس سے پرہیز کریں۔ ہاں دوسرے لوگ پڑھ سکتے ہیں۔

خائن :

وہ خائن، بالخصوص جو ملتِ اسلامیہ کا چور اور خائن ہے، اس کی نمازِ جنازہ سے بھی پرہیز چاہیئے :

"فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم انہ غل فی سبیل اللہ" (رواہ النسائی عن زید بن خالد ص۲۲۵/۱)

گورنمنٹ کے جو ملازم سرکاری مال میں خورد برد کرتے ہیں، ان کی نمازِ جنازہ علاقہ کے امام کو نہیں پڑھنی چاہیئے۔ باقی رہے عوام، سو وہ پڑھ سکتے ہیں۔ مگر قابلِ ذکر حضرات کو اس سے دور رہنا چاہیئے۔ اس کے سوا ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی ممکن نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک وہ اربابِ اقتدار بھی اسی حکم کی زد میں آتے ہیں جو سرکاری دولت کو اپنی کرسی کے تحفظ کیلئے اور الیکشن میں اپنے لئے حالات کو سازگار رکھنے کیلئے یا دوستوں پر اور اقربا نوازی کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کی نمازِ جنازہ سے بھی خواص کو ضرور پرہیز کرنا چاہیئے۔ مگر افسوس! اب ان کمزوریوں کا کوئی نوٹس لینے والا نہیں ملتا ــــ!

وہ ملازم اور افسر جو تنخواہ تو پوری پوری لیتے ہیں مگر اپنا فرضِ منصبی پورا نہیں کرتے، وہ بھی مسلمانوں کے بیت المال کا پیسہ ناحق مارتے ہیں ــــ ہمارے نزدیک خواص کو ان کی نمازِ جنازہ سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

تارکِ نماز :

پنج وقتہ نماز کے تارک کے متعلق سخت وعید آئی ہے، اس لئے بہت سے صحابہؓ اس کو کافر کہتے ہیں، چنانچہ جمہور حنابلہ کا یہ مذہب ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں کرنا چاہیئے، اگر مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے :

"والمختار عند جمہور اصحاب انہ یقتل لکفرہ کالمرتد وتجری علیہ حکم المرتدین فلا یصلی علیہ ولا یورث ویکون مالہ فیئاً"

(المیزان للشعرانی ص)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ نہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے :

"ولا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین" (غنیۃ الطالبین)

بعض ائمہ شافعی نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اگر ترکِ نماز پر اسلامی حکومت نے اس کی گردن اڑا دی تو اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے بخلاف دوسری حدود اور قصاص کے کہ ان میں جو مارے جاتے ہیں، ان کی نمازِ جنازہ جائز ہے :

"وذہب بعض اصحاب شافعی ان تارک الصلوٰۃ اذا قتل لا یصلی علیہ ویصلی علی من سواہ ممن قتل فی حداو قصاص" (عون ۱۸۳)

امام مالکؒ اس میں اتنی ترمیم کرتے ہیں کہ ایسے شخص کی نمازِ جنازہ سے صرف امام وقت (سیاسی سربراہ) کو پرہیز چاہیئے۔ باقی رشتہ دار اور خاندان کے افراد پڑھ سکتے ہیں :

"وقال مالک من قتلہ الامام فی حد من الحدود فلا یصلی علیہ الامام ویصلی علیہ اھلہ" (عون المعبود ص۱۸۳)

باغیوں اور غداروں کی نمازِ جنازہ :

چونکہ یہ لوگ اسلامی ریاست کے دشمن ہوتے ہیں جہاں خدا کے احکام جاری ہوتے ہیں، اس لئے حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں، ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے :

"وقال ابو حنیفۃ من قتل من المحاربین او صلب لم یصلی علیہ و

کذٰلک اللغۃ ابا غیۃ لا یصلی علی قتلاھم " (عون المعبود ۳/۱۸۱)

اہل البدع والھویٰ:

ہمارے ہاں بدعتی کا مفہوم محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اصل میں بدعتی اور اہل ہوٰی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے سامنے جذبات ہوتے ہیں اور صرف جذباتی تحریک کی بنیاد پر اپنا رخ متعین کرتے ہیں، ٹھوس اصولوں پر نہیں چلتے بلکہ یہ جدت کیش اور خوش فہم لوگ ہوتے ہیں، اس لئے اوہام پرستی کی طرف بڑھتے ہیں تو حد کر دیتے ہیں۔ اگر عقل پرستی پر آتے ہیں تو دور ہی نکل جاتے ہیں۔ "طریق وسط" جس کا دوسرا نام کتاب و سنت ہے ان کی قسمت میں نہیں ہوتا ــــ قبر پرستی ہو یا نفس پرستی، دونوں کو مسنون آب و ہوا راس نہیں آتی۔ دراصل ان لوگوں کا علاج صرف اسلامی ریاست ہی کر سکتی ہے، ہما شما کے بس کا روگ نہیں ہوتے، اس لئے ہمارے نزدیک ان کا صحیح اور کامیاب جو علاج ہے اور جو ہمارے بس میں بھی ہے، یہ ہے کہ ان کی نمازِ جنازہ سے بھی پرہیز کیا جائے تاکہ ان کو ہوش آئے کیونکہ یہ لوگ طاغوت کے غلام ہوتے ہیں، اس لئے جب ان کو اپنے مستقبل کی فکر دامن گیر ہوتی ہے، تب وہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ قبر پرست ہوں یا جاہ پرست، عقل کے دشمن ہوں یا عقل کے پجاری، بہر حال جن کا دل پسند مشغلہ بدعت اور ہوٰی ہے، ان کا بھلا اسی میں ہے کہ ان کی نمازِ جنازہ بھی اہلِ علم اور کتاب و سنت کے حامل بزرگ نہ ہی پڑھیں۔ واللہ اعلم!